سفرِ معراج

26th Rajab 1442

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم مسئلہ: بیان میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔☆بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج 1442 سنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں شب ہے، اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیم الشان فضائل و برکات والی مقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں اللہ پاک نے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم معجزہ عطا

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

فرمایا،اس نورانی رات میں کیا کیا انوار و تجلیات کی بارشیں ہوئیں، آج کے بیان میں مختصراً سُننے کی سعادت حاصل کریں گے،نہایت توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنیں گے تو اِنْ شَآءَاللہ معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت دِل میں مزید اُجاگر ہوگی۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

معراج اور عقل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے ہمارے نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جن معجزات سے مُشرّف فرمایا ہے اُن میں سفرِ معراج نہایت عظیمُ الشّان ہے کہ آپ نے اپنے جسمانی وُجود کے ساتھ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کا سفر کیا، پھر وہاں سے آسمانوں اور اس سے بالا جنّت و عرش کی سیر کی اور ربِّ کریم کی بے شمار نشانیوں اور عجائبات کا مُشاہدہ فرمایا، یہ ساری سیر اور مُشاہدات رات کے بہت مختصر حصے میں کئے، حالانکہ سفر کی تفصیلات کے پیشِ نظر عام عقل کے مطابق جسمِ انسانی کے ساتھ یہ چیزیں ممکن نہیں، ممکن مانیں بھی تو اِس سیر کی تکمیل کے لئے لاکھوں سال چاہئیں۔ لیکن یہ دونوں باتیں یعنی جسمِ انسانی کے ساتھ ایسی سیر اور چند لمحات میں لاکھوں بَرَس کی مَسافت طے کرنا، صرف سطحی نظر و ظاہری عقل کے اعتبار سے ناممکن محسوس ہوتے ہیں، ورنہ نظرِ ایمانی کی بینائی سے دیکھیں اور عقلِ انسانی کی گہرائی سے غور کریں تو اس میں اِنکار کی کوئی وجہ نہیں۔

نگاہِ ایمانی کیلئے آیتِ معراج کے شروع کے یہ الفاظ "سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ " (پ۱۵،بنی اسرآءیل:۱) پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو سیر کرائی"ہی کافی

ہیں کہ یہ سیر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود نہیں کی بلکہ اُس ہستی نے آپ کو یہ سیر کروائی جو ہر عیب، کمی، کوتاہی، نقص اور کمزوری سے پاک ہے، جس نے چھ دنوں میں آسمان و زمین بنائے "اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ" (پ۸، الاعراف: ۵۴)۔ جو کسی چیز کو وُجود بخشنا چاہے تو صرف اتنا فرماتا ہے: "ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے "اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ0 (پ۲۳، یٰس: ۸۲)۔ جس کا حکم پلک جھپکنے کی مقدار میں نافذ ہو جاتا ہے "وَ مَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ0" (پ۲۷، القمر: ۵۰)۔ سورج چاند جس کے حکم کے پابند ہیں "مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط" (پ۱۴، النحل: ۱۲)۔ جس نے آسمان کو نظر آنے والے سُتونوں کے بغیر بلند کر دیا "رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا" (پ۱۳، الرعد: ۲)۔ جس نے اربوں کہکشاؤں اور کھربوں ستاروں کے جہان آباد کر دیئے اور اِن سے آسمان کی وُسعتیں سجادیں "وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ" (پ29، الملك: 5)۔ مومن کی نگاہ تو معجزۂ معراج کو اِس انداز میں دیکھتی ہے اور "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" (پ۱، البقرۃ: ۳) پر عمل کر کے ہدایت و فلاح سے سرفراز ہوتی ہے۔

درحقیقت قدرتِ الٰہی ہی کی ایک صورت اِس معجزے کی بنیاد ہے جسے اِصطلاح میں "طَیِّ زمان" (وقت سمٹ جانا) اور "طَیِّ مکان" (فاصلے سمٹ جانا) کہا جاتا ہے، اور یہ دونوں چیزیں نقل و عقل سے ثابت ہیں۔ "طَیِّ زمان" یہ ہے کہ سینکڑوں یا ہزاروں یا اس سے زائد سالوں کا زمانہ چند لمحات میں گزر جائے، اور "طَیِّ مکان" یہ ہے کہ ہزاروں، لاکھوں برس کی مَسافت چند لمحوں میں طے ہو جائے۔ زمان و مکان کی وُسعتیں محدود وقت و

مسافت میں سما جانے سے متعلق معجزات و کرامات قطعی آیات و روایات سے ثابت ہیں۔ دونوں کی ایک ایک مثال پیشِ خدمت ہے:

"طَیِّ زمان" کی دلیل یہ ہے کہ قرآن پاک میں سورۂ بقرۃ کی آیت نمبر 259 میں ایک واقعہ بیان ہوا جس کا آیات و تفاسیر کی روشنی میں خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام ایک گدھے پر سُوار، اپنے ساتھ کچھ پھل پانی رکھے ایک بستی کے پاس سے گزرے جو چھتوں کے بل گری پڑی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ نے کہا: اللہ پاک ان لوگوں کو اِن کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ پاک نے حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام کو 100 سال موت کی حالت میں رکھا، پھر انہیں زندہ کیا، ان کے پھل پانی سب سلامت تھے، جبکہ گدھے کی ہڈیاں تک سلامت نہ تھیں۔ اللہ پاک نے حضرت عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ایک دن یا اس سے بھی کم وقت ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم یہاں 100 سال ٹھہرے ہو۔ اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو! اب تک بدبودار نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھو جس کی ہڈّیاں تک سلامت نہ رہیں۔ یہ سب اس لئے کیا گیا ہے تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں۔ اب ہماری قدرت کا نظّارہ کرنے کیلئے یہ ہڈیاں دیکھو کہ ہم کیسے انہیں زندہ کرتے ہیں۔ چنانچہ چند لمحوں میں وہ گدھا دوبارہ صحیح سالم زندہ ہو گیا۔ اس واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ گدھے پر تو 100 سال کا عرصہ گزر گیا جبکہ حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام اور پھل پانی پر ایک دن کے قریب کا وقت گزرا۔ یہی طَیِّ زمان کی صورت ہے کہ ایک طویل عرصہ کسی پر تھوڑی سی دیر میں گزر جائے۔

"طَیِّ مکان"یعنی فاصِلوں کا سمٹ جانا، قرآن پاک کے ایک دوسرے واقعے سے ثابت ہوتا ہے، چنانچہ قرآنِ پاک کی سورۃُ النَّمْل آیت نمبر 38 تا 40 میں مذکور کلام کا خلاصہ و تفسیر یہ ہے: حضرت سلیمان علیہ السَّلام نے مِلکہ بلقیس کے تخت کے مُتَعَلِّق سنا جو دوسرے ملک میں سینکڑوں میل کے فاصلے پر تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ملکہ کو اسلام کی دعوت دینے کے مقصد سے اپنے درباریوں سے فرمایا: وہ تخت کون لائے گا؟ ایک طاقتور جن نے کہا: میں آپ کا دربار موقوف ہونے سے پہلے وہ تخت حاضر کر دوں گا۔ لیکن اس کے بعد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر، اسمِ اعظم کا علم رکھنے والے حضرت آصف بن برخیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: "میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے وہ تخت حاضر کر دوں گا" چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پلک جھپکنے میں وہ تخت سامنے موجود تھا۔ اس طرح کی دیگر آیات و احادیث بھی موجود ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے: اللہ پاک قادر، قدیر، مُقْتَدِر اور خالق ہے، وہ اپنی قدرت وشانِ تخلیق کا جیسے چاہے اِظہار فرمائے، یہ اُس کی شان ہے۔

موجودہ سائنسی دور میں معجزۂ معراج کا سمجھنا اور ماننا مزید آسان ہوچکا ہے، کیونکہ پہلے لوگ کائنات میں موجود قوانینِ الٰہی سے واقف نہیں تھے تو عقل میں نہ آنے والی چیزوں کا اِنکار کر دیتے تھے۔ جیسے اگر کوئی شخص آج سے 1000 سال پہلے دعویٰ کرتا کہ لاکھوں ٹن وزنی لوہے کا بنا ہوا محل ہوا میں اُڑ سکتا ہے تو لوگ مذاق اڑاتے، لیکن آج ہوائی جہاز کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ یونہی 500 سال پہلے اگر کوئی شخص کہتا: ایک بٹن دبانے سے لاکھوں پنکھے، مشینیں اور چیزیں حرکت میں آسکتی اور کروڑوں بلب روشن

ہوسکتے ہیں اور ایک بٹن دبانے سے سب کچھ بند ہوسکتا ہے، تو سننے والے اِنکار کردیتے، لیکن آج پاور ہاؤس کا ایک بٹن دبانے سے یہ سب حقیقی دنیا میں ہورہا ہے اور سب اِسے مانتے ہیں۔ جب انسانی علم وقدرت کا کرشمہ ایسا حیرت انگیز ہے تو قدرتِ الٰہی کا آپ خود ہی تصور کرلیں۔ صرف سمجھانے کیلئے عرض ہے کہ اگر شبِ معراج میں معنوی بٹن بند کرکے سارا زمینی نظام روک کر معراج کرائی گئی ہو اور وہاں سے واپسی پر دوبارہ نظام مُتحرِّک کردیا ہو تو خدا کی قدرت سے کیا بعید ہے۔ اب تو سائنسدان کھلم کھلا اِعتراف کر رہے ہیں کہ ہم اب تک کائنات کے رازوں کا بہت معمولی سا حصہ دریافت کر سکے ہیں۔ چنانچہ ماضی قریب کا سب سے بڑا سائنس دان ''آئن اسٹائن '' کہہ گیا ہے: ''میں نے ریڈیو دُوربین کے ذریعے ایک ایسا کہکشاں تو دیکھ لیا ہے، جو زمین سے دو کروڑ نوری سال دور ہے، یعنی روشنی جو فی سیکنڈ ایک کروڑ چھیاسی ہزار میل طے کرتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی، مگر جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق ہے، اگر میری عمر ایک ملین یعنی دس لاکھ برس بھی ہوجائے تب بھی دریافت نہیں کرسکتا۔''

ہماری آنکھوں کے سامنے ناممکن اُمور، ممکنات میں بدل رہے ہیں، موبائل فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے چند لمحوں میں ہماری آوازیں، پیغامات، ای میلز ہزاروں میل دور پہنچ جاتے ہیں۔ یونہی کسی جگہ ہونے والا واقعہ چند سیکنڈ میں تمام دنیا میں ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے قابلِ مُشاہدہ ہوجاتا ہے۔ کار سے جہاز کی رفتار تیز ہے اور خلائی شٹل کی اُس سے زیادہ تیز اور مریخ جانے والی گاڑی کی رفتار تمام سابِقہ گاڑیوں سے تیز تر ہے۔

ہوا سے تیز رفتار، آواز ہے اور آواز سے تیز تر روشنی ہے۔ یونہی کائنات میں ستاروں کی گردش ناقابلِ یقین حد تک تیز ہے۔ اِن سب حقائق کے ہوتے ہوئے غور کرلیں کہ اِن تمام رفتاروں کا خالق، کائنات کا مالک اگر اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چند لمحوں میں لاکھوں میل کی سیر اور کروڑوں مُشاہَدات کروادیتا ہے تو اس میں کون سی بات ناممکن وخلافِ عقل ہے؟ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اپریل، مئی 2018، ص۲۸،۲۷ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جیسا دور ویسا ہی معجزہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سردار ہیں۔ ہر نبی کا معجزہ اس کی نبوّت کی دلیل ہوتا ہے، معجزہ ہی سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کی دلیل ہوتا ہے، اللہ پاک نے ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول اور اس کی اُمّت کے عَقْل وفَہم کے مُناسِب معجزات سے نوازا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک جتنے انبیائے کرام تشریف لائے، اللہ کریم نے اُن نبیوں کو تقریباً اُن کے دَور کے مطابق معجزات عطا فرمائے مثلاً حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَورِ نبوّت میں چونکہ جادو اور جادوگروں کے کارنامے ترقّی کی اعلیٰ ترین منزل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ کریم نے آپ کو "یدِ بَیضا" اور "عَصا" کے معجزات عطا فرمائے۔[1] حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِب اِنْتہائی ترقّی پر پہنچا ہوا تھا، ایسے ایسے

1 ...تفسیرکبیر، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۶۹، ۸/۷۴-۷۵ ملتقطا

حکیم تھے جو بڑے بڑے اَمراض کا بہترین علاج کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے مریض جلدی ٹھیک ہو جاتے تھے، لوگ اُن حکیموں سے بڑے متأثر ہو گئے تھے کہ بس یہی سب کچھ ہیں، لیکن اُن حکیموں کے پاس بھی مادر زاد (پیدائشی) اندھے، کوڑھ کے مرض اور موت کا کوئی علاج نہیں تھا۔ ان تین چیزوں کے علاج سے وہ عاجز تھے، اس وقت اللہ کریم نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا اور انہیں جو معجزات عطا فرمائے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پیدائشی اندھے کے لئے دعا فرماتے تو اللہ کریم اسے بینائی عطا فرما دیتا، حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کوڑھ کے مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے تو شفا دینے والا ربِّ کریم اُسے بھی شفا عطا فرما دیتا اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرما دیا۔

اسی طرح ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول کے مطابق اور اس کی قوم کے مزاج اور طبیعت کے مُناسب معجزات عطا ہوئے۔ پھر جب ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو وہ زبان و کلام کا دَور تھا، عرب کے لوگ بڑے فصیح و بلیغ (یعنی بڑی روانی کے ساتھ حسبِ موقع زبردست گفتگو کرنے والے) لوگ تھے اور اِنہیں اپنی زبان پر بڑا ناز تھا، لیکن جب اُن کے سامنے مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآنِ پاک کی آیات تلاوت فرمائیں، تو وہ لوگ حیران ہو گئے، قرآنِ پاک کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے اور ماننے پر مجبور ہو گئے کہ یہ کسی بَشَر (یعنی انسان) کا کلام نہیں ہے۔ خود اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان میں ایسی فصاحت و بلاغت (یعنی خُوش بیانی) رکھی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

ہر زمانہ میرے حضور کا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صرف عَربوں کا دَور ہی تو ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَور نہیں تھا بلکہ اب تو ہر آنے والا زمانہ میرے حضور کا زمانہ ہونا تھا اور اب اِس دور میں دُنیا کو ترقّی کرنی تھی، سائنس دانوں نے آنا تھا، مہینوں کے سفر گھنٹوں میں طے ہونے تھے، چاند اور مریخ تک رسائی کے دعوے ہونے تھے، دُور دُور کی چیزیں قریب ہو جانی تھیں، ہو سکتا تھا کہ آج کا کوئی شخص یہ کہتا کہ اگر تمہارے نبی ہمارے بھی نبی ہیں، اِس دَور کے بھی نبی ہیں تو آج کی سائنس کے اعتبار سے ایسا کون سا معجزہ ہے؟ تو معراج کا معجزہ ایک ایسا جواب ہے جس کا جواب ساری دُنیا کی سائنس کے پاس بھی نہیں ہے۔ معراج وہ عظیم رات ہے جس میں یہ معجزہ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا اور اسی رات میں اللہ کریم نے آپ کو اپنے دِیدار سے مُشرَّف فرمایا اور آپ نے عالَمِ بیداری میں سر کی آنکھوں سے اپنے رَبّ کا دیدار کیا، رات کے تھوڑے سے حصے میں ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمینوں، آسمانوں، جنّت، دوزخ، عرشِ الٰہی سمیت لامکاں کی سیر کر کے آ گئے اور بتا دیا کہ سائنس کی بنائی ہوئی چیزوں کی رفتار ایک طرف اور مصطفےٰ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معراج پر جانے اور آنے کی رفتار ایک طرف۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سفرِ معراج کے مُتَعلِّق

قرآنِ کریم سے کچھ باتیں سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں چنانچہ

سفرِ معراج اور قرآن

اللہ کریم نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس سفر کا تذکرہ قرآنِ کریم میں بڑی شان سے فرمایا ہے، رات کے تھوڑے سے حصے میں اتنے بڑے اور طویل سفر طے کروانے کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے، چنانچہ ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

تَرجَمۂ کنزُالعرفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی

سید مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لائقِ احترام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کا ماننا یہی ہے کہ مِعْراج شریف (خواب کے بجائے) جاگتی حالت میں جسم و رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔[1] اس آیتِ مُبارَکہ میں جس حِصّۂ مِعْراج کا بیان کیا گیا صِرف وہی حِصّہ بھی بڑا ہی حیرت انگیز معجزہ ہے کیونکہ مسجدِ حرام اور مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان اچھا خاصا فاصلہ تھا، لہٰذا کسی عام شخص کا مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقْصٰی تک راتوں رات جا کر واپس آ جانا تو بہت دُور کی بات ہے ایک رات میں صِرف یک طرفہ فاصلہ طے کرنا بھی ممکن نہ تھا جیسا کہ حضرت علّامہ اِسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجدِ حرام و مسجدِ اَقْصٰی کے

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱ملخصا

درمیان ایک مہینے سے بھی زِیادہ مَسافَت کا فاصلہ تھا۔ [1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعہ معراج کیوں ہوا؟ اور اس میں کیا کیا واقعات پیش آئے؟ آیئے! مختصراً سنتے ہیں، چنانچہ

مختصر واقعہِ معراج

جب سے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی نبوت و رِسالت کا اِعْلان فرمایا تھا اور خُدائے واحِد کی عِبادت کی طرف بُلانا شروع فرمایا تھا تب سے شرک و کفر میں مبتلا لوگ آپ کی جان کے دشمن ہو گئے تھے۔ حالانکہ آپ کی مُبارَک زندگی اُن کے سامنے تھی، جو شبنم سے زیادہ پاکیزہ، پھول سے زیادہ خُوشبودار، سورج سے زیادہ روشن اور ہر قسم کے عیب و بُرائی سے پاک تھی، اس کے باوُجود وہ آپ کو جھٹلانے لگے، نبوّت کی روشن نِشانیاں دیکھ کر جب لاجواب ہو جاتے اور کچھ بن نہ پڑتا تو انہیں جادوگر قرار دے دیتے۔ ظالموں نے آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے، پتھر بھی برسائے، تکالیف و مَصَائِب کے پہاڑ توڑ ڈالے اور طعن و تشنیع کا بازار خُوب گرم کیا۔

بہرحال آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا اور پھر گیارہواں سال شروع ہوتا ہے، اس میں بھی طعن و تشنیع اور ظلم و سِتَم کا بازار اُسی طرح گرم ہے اور پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام تَرُکاوٹوں کے باوُجود حق کی سربلندی کے لئے مصروفِ عمل ہیں، کرتے کرتے رَجَب کا مُبارَک مہینا آجاتا ہے اور جب اس

---

1 ...تفسیر روح البیان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ۵/۱۰۴

کی ستائیسویں شب ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ شَرَف عطا فرماتا ہے کہ نہ کسی کو مِلا نہ ملے۔ ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم معجزہ عطا کیا گیا، تمام فِرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ کی خدمتِ اقدس میں انتہائی تیز رفتار سُواری بُرّاق لے کر حاضر ہوئے، فرشتوں نے آپ کو دُولہا بنا دیا، نہایت احترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ مکّہ مکرمہ سے بَیْتُ المقدس پہنچے، سارے نبیوں نے آپ کا اِستقبال کیا، آپ نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، آسمانوں کی سیر فرمائی اور ان کے عجائبات دیکھے، ہر آسمان پر مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنی زِیارت سے نوازا، پھر سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پہنچے اور اُس مقام پر پہنچے کہ جس سے آگے بڑھنے کی کسی کی مجال نہیں، یہاں تک کہ اُس مقام پر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی آپ سے معذرت کی، آپ اُس مقام پر پہنچے جہاں عقل کی بھی رسائی نہیں، عظیمُ الشان انعامات و تجلیات سے نوازے گئے، ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ اللہ پاک کی بارگاہ سے عطا ہوا جو کمی کے بعد پانچ نمازوں کی صورت میں ہم پر فرض کیا گیا، جنّت اور دوزخ کی سیر فرمائی، اُس رات آپ نے اللہ پاک کا خاص قُرب حاصل کیا اور سر کی آنکھوں سے خالق ومالکِ کائنات کا دِیدار کیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ معراج کیلئے بُرّاق بھیجنے میں حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سنا کہ معراج کی رات

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ۵ / ۴۱۵، ۴۱۶ ملتقطا

آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بُراق بھیجا گیا حالانکہ اللہ کریم قادرِ مطلق ہے، وہ براق کے بغیر بھی اپنے مَحْبُوب کو بُلا سکتا تھا مگر اس کام میں کئی حکمتیں تھیں، جن میں سے ایک حکمت یہ تھی کہ جب محبین اپنے محبوبوں کو بلاتے ہیں تو اُن کے لئے کوئی اعلیٰ قسم کی سُواری بھیجتے ہیں کیونکہ اِس میں اُن کی تعظیم ہوتی ہے تو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی رَبّ کے محبوب ہیں، لہٰذا آپ کی تعظیم و تکریم کی خاطر آپ کی خدمت میں برّاق بھیجا گیا۔(1)

تین مقامات پر نماز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پھر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برّاق پر سُوار ہوئے اور بڑی شان سے بَیْتُ المقدس کی طرف روانہ ہوئے، دورانِ سفر ایک مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ نے طیبہ (مدینہ شریف) میں نماز پڑھی اور اسی کی طرف آپ ہجرت فرمائیں گے، پھر ایک اور مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ نے طورِ سینا پر نماز پڑھی جہاں اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا، پھر ایک اور مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے

1 ... مدارج النبوۃ فارسی، ۱/ ۱۶۱

آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کیا: آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ نے بیتِ لحم میں نماز پڑھی جہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی تھی۔(1)

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر

جب آپ کا گُزر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قَبرِ مُبارَک کے پاس سے ہوا جو ریت کے سرخ ٹیلے کے پاس واقع ہے، تو آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ** یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔(2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے مَعْلُوم ہوا! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات کو اللہ پاک نے وہ نگاہ عطا فرمائی ہے جو زمین کے اندر کی کیفیت اور حالت کو دیکھتی اور جانتی ہے، ہم سب جانتی ہیں کہ قبر کافی گہری ہوتی ہے، قبر پر منوں مٹی ہوتی ہے لیکن آقا عَلَیْہِ السَّلَام قبر کے پاس سے گزر رہے ہیں، نگاہِ مُصطفٰے کا کمال دیکھئے کہ انتہائی تیز رفتار بُراق پر سُوار ہیں، اس کے باوُجود آپ نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ لیا اور یہ بھی بتادیا کہ وہ اپنے مزار میں نماز پڑھ رہے تھے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ بَیْتُ المقدس میں جہاں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِستقبال کے لیے پہلے ہی سے مَوجُود تھے،

---

1 . . . سنن کبری للنسائی، کتاب الصلوٰۃ، باب فرض الصلوٰۃ... الخ، ص ۸۱، حدیث: ۴۴۸ بتغیر قلیل

2 . . . مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسی... الخ، ص ۹۹۴، حدیث: ۶۱۵۷

ان میں حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی مَوْجُود تھے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بُراق پر تشریف فرما ہو کر آسمانوں پر پہنچے، وہاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی، اس سے مَعْلُوم ہوا! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اللہ پاک نے ایسی طاقت عطا فرمائی ہے کہ نُوری بُراق بھی ان کی نَبوی طاقت کا مُقابلہ نہیں کر سکتا، نیز یہ بھی مَعْلُوم ہوا! اللہ پاک کے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام با اختیار ہیں، اللہ پاک نے انہیں یہ اختیار دے رکھا ہے کہ وہ جب چاہیں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں، جب دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طاقت کا یہ عالَم ہے تو ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو تمام انبیاء کے بھی امام ہیں اور سب کے سردار بھی ہیں، ان کی طاقت و اختیار کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، تو جس مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ مُبارک سے قبر کے اندر کے حالات پوشیدہ نہیں ، تو اُس مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ مُبارک سے کائنات کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں، جو قبر کے اندر کے حالات جانتے ہیں وہ ہمارے دلوں کے حالات بھی جانتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا! آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنی قبرِ مُنور میں حیات ہیں کیونکہ اگر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سینکڑوں سال پہلے اس دارِ فانی سے پردہ فرما کر اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں تو ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بھی امام اور سردار ہیں۔

بَیْتُ الْمَقْدِس میں انبیائے کرام کی امامت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مُقَدَّس شہر میں تشریف لے آئے، جہاں مسجدِ اقصیٰ واقع ہے، شہر میں آپ بابِ یمانی سے داخِل ہوئے پھر مسجد کی جانِب چلے۔[1] آپ کی بلند شان کو ظاہر کرنے کے لئے بَیْتُ المقدس میں تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جمع کیا گیا تھا[2] ان سب حضرات نے آپ کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے امامت کے لئے آگے کیا پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے دستِ مُبارَک پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا خُوب نماز ہوگی اور کیسا حَسین منظر ہو گا کہ تمام انبیا اور رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام مقتدی ہیں۔ یقیناً کائنات میں ایسی نماز کبھی نہیں ہوئی، کیسا نِرالا انداز تھا کہ اذان دینے والے فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام تھے، نماز پڑھنے والے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے اور نماز پڑھانے والے سیّدُ الانبیاء عَلَیْہِ السَّلَام تھے، فلک نے ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا، بہر حال آج شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل اور آخر ہونے کا راز بھی کُھل گیا، اِس راز سے پَردہ بھی اُٹھ گیا اور معنیٰ بالکل سامنے آگئے، کیونکہ آج سب سے آخری رسول انبیا اور رسولوں کی

---

1 ... السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر الاسراء والمعراج...الخ، ۱/۵۲۳ ملتقطا

2 ... سنن کبری للنسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، حدیث: ۴۴۸

3 ... معجم اوسط، ۳/۶۵، حدیث: ۳۸۷۹

اِمامت فرمارہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساتوں آسمانوں کا سفر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیْتُ الْمقدِس کے ان نورانی اور رحمت بھرے لمحات سے فارِغ ہو کر مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا، آن کی آن میں پہلا آسمان آگیا، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، آپ نے اُن کو سلام کیا، اُنہوں نے جواب دیا اور خُوش آمدید کہا، پھر آپ دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے، وہاں پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات ہوئی، آپ نے اُنہیں سلام کیا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر اُنہوں نے آپ کو خُوش آمدید کہا، پھر تیسرے آسمان پر گئے وہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر چوتھے آسمان پر گئے وہاں حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر پانچویں آسمان پر گئے وہاں حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، سب کو آپ نے سلام کیا اور سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بڑے شاندار انداز میں آپ کا استقبال کیا۔ [1]

اللہ پاک کا دیدار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آسمانوں کی سیر کے بعد نبیِّ کریم

1 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۵، حدیث: ۳۸۸۷ ملخصا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیداری کی حالت میں سر کی آنکھوں سے اپنے پیارے رَبّ کریم کا دیدار کیا کہ پَردہ تھا نہ کوئی حجاب، زماں تھا نہ کوئی مکان، فِرِشتہ تھا نہ کوئی اِنسان، اور بے واسطہ کلام کا شَرَف بھی حاصِل کیا، یاد رہے! ساری کائنات کی ساری نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت سر کی آنکھوں سے بیداری کی حالت میں اللہ پاک کا دیدار کرنا ہے، لیکن اللہ پاک نے کسی بھی نبی کو سر کی آنکھوں سے حالتِ بیداری میں اپنا دیدار عطا نہیں فرمایا، یہ سُوال تو حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارَک لَبوں پر بھی آگیا اور بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: ”رَبِّ اَرِنِیْۤ اے رَبّ کریم میرے مجھے اپنا دیدار دِکھا!“ اِرشاد فرمایا: ”لَنْ تَرٰىنِیْ تُو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔“ مگر جب باری آئی اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آمنہ کے لال، محبوبِ ربّ ذوالجلال، نبیِّ بے مثال، اُمّت کے غمخوار، سَروَرِ کائنات، فخرِ مَوجُودات، باعثِ تخلیقِ کائنات، معلّمِ کائنات، مقصودِ کائنات، اصلِ کائنات، روحِ کائنات، جانِ کائنات، منبعِ کمالات، سیّدِ کون ومکاں، سیّدِ اِنس وجاں، صاحبِ قرآں، مدینے کے سردار، مکے کے تاجدار، سیّدُ الانبیا، حبیبِ خدا، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو خُود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو سُواری کے ساتھ بھیج کر بڑے پروٹوکول (Protokol) کے ساتھ اپنے پیارے محبوب کو بلوایا اور اپنے دِیدار سے مُستفیض فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دینی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معراج شریف کی برکتوں سے مالامال

ہونے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سننے اور علمِ دین کی ضروری معلومات سیکھنے، نیکیوں پر استقامت پانے، پابندِ سنّت بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم نیک بن کر ایمان کی حفاظت کرنے والے بن جائیں تو آج ہی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سفر معراج کے مُتَعَلِّق سن رہے تھے، یہ وہ حیرت انگیز سفر تھا جسے سننے والے دَنگ رہ جاتے ہیں، عقل کو دولتِ کُل سمجھنے والوں کے کفر واِنکار میں اِضافہ ہوتا ہے، جبکہ عاشقانِ رسول کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ بہر حال واپسی کے بعد نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اس سفر کے بارے میں لوگوں کو بتایا تو جو آپ کے دشمن تھے انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور پیارے آقا، عرش کی سیر کرنے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اُڑایا، یہ ان لوگوں کا رَوِیَّہ تھا جو اسلام کے دشمن تھے، لیکن نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چاہنے والے جن میں امیر المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی شامل تھے انہوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی معراج کا واقعہ سُنا تو ان کا کیسا انداز تھا؟ آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

صدیقِ اکبر کا اندازِ دلنشین

جب حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کا مکمل واقعہ بیان فرمایا تو مشرکین وغیرہ دوڑتے ہوئے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: ھَلْ لَكَ اِلٰی صَاحِبِكَ یَزْعُمُ اَسْرٰی بِہِ اللَّیْلَةَ اِلَی بَیْتِ الْمَقْدَس؟ یعنی کیا آپ اس بات کی تصدیق کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ انہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصی کی سیر کی؟ آپ نے فرمایا: اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ کیا آپ نے واقعی ایسا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا: اَوَ تُصَدِّقُہُ اَنَّہُ ذَھَبَ اللَّیْلَةَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدَسِ وَ جَاءَ قَبْلَ اَنْ یُصْبِحَ؟ یعنی کیا آپ اس حیران کن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بَیْتُ الْمَقْدِس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ آپ نے فرمایا: نَعَمْ! اِنِّیْ لَاُصَدِّقُہُ فِیْمَا ھُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُہُ بِخَبَرِ السَّمَآءِ فِیْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ یعنی جی ہاں! میں تو آپ کی آسمانی خبروں کی بھی صبح و شام تصدیق کرتا ہوں، یقیناً وہ اس بات سے بھی زیادہ حیران کن اور تعجب والی بات ہے۔ لہٰذا اس واقعے کے بعد آپ ”صدیق“ مشہور ہوگئے۔[1]

بَیْتُ الْمَقْدِس اور تجارتی قافلوں کے احوال

لوگوں میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے بَیْتُ الْمَقْدِس کو دیکھا ہوا تھا اُنہوں نے آپ سے بَیْتُ الْمَقْدِس کی نِشانیاں پوچھیں۔ مکے مدینے کے تاجدار، دوعالَم

---

1 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر الاختلاف...الخ، ۲۵/۴، حدیث: ۴۵۱۵

کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی نِشانیاں بیان فرمانے لگے حتّٰی کہ بعض باتوں میں آپ کو شبہ ہوا تو بَیْتُ الْمَقْدِس کو آپ کے سامنے لا کر دارِ عقیل کے پاس رکھ دیا گیا اور آپ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تمام نِشانیاں بیان فرما دیں۔اس پر لوگ پُکار اُٹھے: جہاں تک نِشانیوں کا تعلُّق ہے، خدا کی قسم! وہ بالکل دُرُست ہیں۔ (1)

بعض لوگوں نے آپ سے اپنے قافِلوں کے احوال بھی پوچھے جو دوسرے ملکوں سے تجارت کر کے واپس آ رہے تھے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں قافِلوں کے مُتَعَلِّق بتایا اور ان کے آنے کے وقت اور مقام کے بارے میں بھی خبر دے دی۔سب کچھ آپ کے فرمان کے مطابق واقع ہوا، اِس پر بجائے اس کے کہ وہ آپ کی نُبوّت ورِسالَت پر ایمان لاتے، اُلٹا آپ پر جادوگری کی تُہمت لگانے لگے۔ (2)

غیبوں کی خبریں دینے والے نبی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے غیب دان آقا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس طرح غیب کی خبر دیتے ہوئے بَیْتُ الْمَقْدِس کی نشانیاں بھی بتائیں اور دوسرے ملکوں سے تجارت کر کے واپس آنے والے قافلوں کے آنے کا وقت بھی بتا دیا اور اُن کے مقام کی بھی خبر دے دی، یقیناً اللہ پاک نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس رات خُصوصی عظمتوں سے نوازا، ہمیں چاہئے کہ ہم ہر دم نہ صرف حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں کا ذکر کرتی رہیں

---

1 . . . مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ...الخ، ۱۶/۴۴۳، حدیث: ۳۲۳۵۸ ملتقطاً

2 . . . خصائص کبری، باب خصوصیتہ بالاسراء، ۱/۲۸۰-۲۹۴ ملخصاً

بلکہ آپ سے اپنی سچی محبت کے اظہار کیلئے سُنّتوں پر خُوب خُوب عمل، گناہوں سے نفرت اور نیک اعمال کی کثرت کرتی ہوئی اپنی بقیہ زندگی گزاریں۔ یاد رہے! معراج کی رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت میں جہاں مطیع و فرمانبردار بندوں پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ کا مُشاہدہ فرمایا وہیں جہنم میں نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گرفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کے سبب انتہائی دردناک عذابات میں مبتلا تھے، آیئے! عبرت کیلئے ان میں سے چند عذابوں کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

اپنا ہی گوشت کھانے والے لوگ

مِعْراج کی رات نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔ (1)

پیٹوں میں سانپ

محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا:

---

1 ... مسند حارث، کتاب الایمان، باب ما جاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، حدیث: ۲۷

یہ سُود خور ہیں۔[1]

سر کچلے جانے کا عذاب

معراج کی رات آپ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے، ہر بار کچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح دُرست ہو جاتے تھے اور (دوبارہ کچل دیئے جاتے)، اس مُعاملے میں ان سے کوئی سُستی نہ برتی جاتی تھی۔ آپ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بھاری ہو جاتے (یعنی وہ فرض نماز چھوڑ دیتے) تھے۔[2]

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

مِعْراج کی شب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنّم میں جن لوگوں کو مبتلائے عذاب دیکھا ان میں غیبت کرنے والے، سود کھانے والے، بے نمازی اور والدین کو گالیاں دینے والے بھی شامل تھے۔ ہمیں چاہیے کہ آج سچے دل سے گناہوں سے توبہ کرلیں، موت کی تیاری کریں،

1... ابن ماجة، کتاب التجارات، باب التغليظ فی الربا، ۳/ ۷۱، حديث: ۲۲۷۳

2... مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منه في الاسراء، ۱/ ۲۳۶، حديث: ۲۳۵

3... الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات... الخ، الکبيرة الثانية بعد الثلاثمائة، ۲/ ۱۳۹

ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں کیا فیصلہ ہو چکا ہے؟ اللہ پاک ہمیں عافیت عطا فرمائے۔ منقول ہے: معراج کی رات نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مقام پر تشریف لائے جسے ”مُسْتَوٰی“ کہا جاتا ہے، یہاں آپ نے قلموں کی چر چراہٹ سُنی۔[1] یہ وہ قلم تھے جن سے فرشتے روزانہ کے اَحکامِ الٰہیہ لکھتے ہیں اور لوحِ محفوظ سے ایک سال کے واقعات الگ الگ صحیفوں میں نقل کرتے ہیں اور پھر یہ صحیفے شعبان کی پندرہویں (15ویں) شب متعلقہ حُکّام فرشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔[2]

شعبانُ الْمُعَظَّم سے خاص محبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نامۂ اعمال کی تبدیلی کے لحاظ سے ماہِ شعبانُ الْمُعَظَّم بڑی اہمیّت والا ہے اور عن قریب یہ اسلامی مہینا آنے والا ہے، ہمیں چاہئے کہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ماہِ شعبانُ الْمُعَظَّم میں نفل نمازوں اور نفل روزوں کا بھی خوب خوب اہتمام کیا کریں، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ماہِ مُبارَک کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اللهِ یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رَمَضان اللہ پاک کا مہینا ہے۔[3]

شعبان کے روزوں کی فضیلت

1... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت...الخ، ۱/۱۴۱، حدیث: ۳۴۹

2... مرآۃ المناجیح، ۸/۱۵۵ بتغیر قلیل

3... جامع صغیر، ص ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شعبانُ الْمُعَظَّم کے نفل روزوں کو رَمَضانُ الْمُبارَک کے فرض روزوں کے بعد سب سے افضل قرار دیا ہے۔ اس مہینے میں بندوں کے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچائے جاتے ہیں اس لئے اُمّت کو روزوں کی ترغیب دینے کے لئے آپ نے اس مہینے میں خود بھی کثرت سے روزے رکھے۔ آیئے! شَعبانُ الْمُعَظَّم کے روزوں کی فضیلت کے بارے میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چُنانچہ

1. نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُوال کیا گیا: رَمَضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ اِرشاد فرمایا: رَمَضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا۔[1]
2. اُمُّ الْمُومنین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پُورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: کیا سب مہینوں میں آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔[2]
3. ارشاد فرمایا: رجب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ پاک کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔[3]

1...شعب الایمان، باب الصیام، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۱۹

2...مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰

3...شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۲۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہماری بخشش کروانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت کا عالَم یہ تھا کہ آپ اس ماہِ مُقَدّس میں دیگر مہینوں کے مقابلے میں نفلی عبادت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے اور ایک ہم ہیں کہ ہماری زندگی میں نہ جانے کتنی بار شعبانُ الْمُعَظَّم کا ماہِ مُبارَک تشریف لایا اور بخشش و مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا ہوا رُخصت ہو گیا، مگر بد قسمتی سے ہم اس ماہِ مُبارَک میں اپنے گُناہوں سے توبہ، آئندہ گُناہوں سے بچنے کا پکا اِرادہ، فرض نمازوں کا اہتمام، صدقہ و خیرات، تلاوتِ قرآنِ کریم، ذِکر و دُرود، روزوں اور دیگر نفلی عبادت کی کثرت، نیز رَبِّ کریم کو راضی کرنے میں ناکام ہی رہے۔ بہر حال اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل کرنے، دُنیا و آخرت میں کامیابی و نجات پانے کیلئے ہمیں خوب خوب عبادت کرنی چاہئے، ماہِ رجب اور ماہِ شعبان کے نفل روزوں کا اہتمام کرنا چاہئے، شَعبانُ الْمُعَظَّم کے پورے مہینے بالخُصُوص 15 شعبان کو عبادت و اِستغفار کی خوب کثرت کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دُعائیں بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد